OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com

ڈیرہ غازی خان کی اردو شاعری میں نعت گوئی کی روایت کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

A Research and Analytical Study of Naat Tradition in Urdu Poetry of Dera Ghazi Khan

Muhammad Zeeshan Akram
Scholar BS-Urdu, GGC, Block-17 Dera Ghazi Khan.
Email: Zeeshanleghari65@gmail.com

Received on: 15-04-2024 Accepted on: 18-05-2024

Abstract

This analytical Study , Primarily Deals with The Tradition of The Famous form of Poetry " Naat" in Dera Ghazi Khan Naat is considered a important Factor in Muslim Community From The early age of Islam It is a Source of expression To love with The Holy Prophet (ﷺ) as well as spiritual motivation .Although The Tradition of Naat began from Arabia and many poets are famous in this Architect as Hasan Bin Sabit, Urwa, Ubaid and Many other Later, With advent of Islam Tradition reached in The entire Muslim World .Dera Ghazi Khan is land of literature and a rich soil for "Naat Writing " several poets of Dera Ghazi Khan contributed in this discipline .This research paper explores and highlights the tradition of Naat, its origin and evolution in Dera Ghazi Khan .

Keywords: Dera Ghazi Khan , Naat, Poet, origin, writing.

تعارف

یہ تحقیقی مضمون بنیادی طور پر ڈیرہ غازی خان میں نعت گوئی کی روایت کا مطالعہ ہے جس میں نعت گوئی کی ابتدائی شکل اور اس کے آغاز و ارتقاء کے ساتھ نامور شعراء پر بحث کی گئی ہے نعت گوئی اُردو شاعری میں ایک مقبول صنف کے طور پر تسلیم کی جاتی ہے،اور بہت سارے شعراء نے اس پر طبع آزمائی کی اس مقالے میں اردو نعت گوئی کی ابتداڈیرہ غازی خان میں اس کی روایت کی وضاحت کی گئی ہے۔

موضوع پر گفتگو:

ڈیرہ غازی خان جہاں تہذیب و ثقافت کا امین ہے وہاں جغرافیائی اہمیت کا حامل بھی ہے۔دریائے سندھ سرسبز و شاداب ماحول اور حسین فضا مہیا کرتا ہے اور کوہ سلیمان نایاب معدنیات کا خزینہ بھی ہے جغرافیائی لحاظ سے ڈیرہ غازی خان بڑی اہمیت کا حامل ہے "بشریٰ بتول" اپنے تحقیقی مقالے "شیریں لغاری شخصیت اور فن (تحقیق و تنقید)" میں ڈیرہ غازی خان کی جغرافیائی اہمیت کے حوالے سے لکھتی ہیں:

''جغرفیائی لحاظ سے ڈیرہ غازی خان پاکستان کا دل ہے'' 1 یہ سرزمین ڈیرہ غازی جہاں جغرافیائی ثقافتی اور سیاسی لحاظ سے بڑی اہمیت کی حامل ہے،وہاں علمی وادبی حوالے سے اس کی مثال ہمیں کہیں نہیں ملتی۔اس سرزمین پر سینکڑوں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں شعراء ادبا نے جنم لیا اور اپنی علمی قابلیت کے بل بوتے پر علم وادب میں اپنا نام روشن کیا۔زمانہ قدیم سے لیکر زمانہ جدید تک ادیبوں کی ایک بڑی کھیپ روشن ستاروں کی طرح آسمانِ ادب پر راج کر رہی ہے۔یہ دھرتی پسماندہ اور معاشی بد حالی کا شکار ضرور رہی ہے اور ہے مگر علمی وادبی لحاظ سے بہت زرخیز ہے۔

ان میں سے اکثر قلمکار پسماندگی اور سہولیات کے فقدان کی وجہ سے قعرِ گمنامی میں زندگی بسر کرتے رہے ہیں اور ان میں سے اکثر کا تخلیقی مواد حوادثِ زمانہ کا شکار ہو گیا ہے ڈیرہ غازی خان کے ادب کو تین ادوار میں تقسیم کرتے ہیں

- پہلا دور قیام پاکستان سے پہلے کا یہاں کے مقامی شعراء کا دور ہے
- دوسرا دور قیام پاکستان کے وقت ہجرت کر کے آنے والے شعراء کا دور ہے
- اور تیسرا دور دورِ جدید ہے

ڈیرہ غازی میں ادب کا پہلا دور قیام پاکستان کے پہلے کا دور ہے اور اس دور کو مقامی شعراء کرام کا دور بھی کہا جاتا ہے اس دور کے نمایاں شعراء کرام میں ایک قد آور نام سید شفقت کاظمی اور فکر تونسوی کا ہے ان کے علاوہ رام چند رورما ساحل، چمن آہو، سمن سرحدی، ندیم جعفری ، منظر کلیمی، حافظ رفیق خاور جسکانی اور بربط تونسوی کے نام قابل ذکر ہیں۔ جبکہ دوسرا دور قیام پاکستان کے بعد کے شعراء کرام کا اس میں مقامی اور ہجرت کر کے آنے والے شعراء شامل ہیں ۔ہجرت کر کے آنے والے شعراء میں عامل متھروای ، ممتاز علی خان ممتاز ، آغا شیر احمد خموش، اعجاز اکرم، وحید تابش، مذاق دہلوی کے نام قابل ذکر ہیں جبکہ مقامی شعراء میں عامل متھروای کے شاگرد کیف انصاری ، ان کے بیٹے سلیم فراز کے علاوہ پروفیسر سہیل اختر، انجم صبہائی، اعجاز ڈیروی، نذیر راہی، جاوید احسن، شبیر ناقد، فضل گیلانی اور محسن نقوی قابل ذکر ہیں۔

تیسرا دور دورِ جدید ہے۔اس دور کے نمایاں شعراء کرام میں عدنان محسن، پروفیسر جاوید گل کشگوری، ڈاکٹر شکیل پتافی، ڈاکٹر صابرہ شاہین ، ڈاکٹر نجمہ شاہین کھوسہ، ایمان قیصرانی، فضل عباس ظفر، غنی عاصم، شاہینہ کریم کھوسہ، اسلم وارثی، کیفی رسول پوری، بے باک ڈیروی، فیض سکھانی اور سید معظمہ نقوی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔اس دور میں علم ادب کے فروغ کے لئے درجنوں سے زائد انجمن اور ادبی تنظیم کام رہی ہیں ۔بقول بشریٰ بتول:

''ڈیرہ غازی ادبی لحاظ سے مالامال ہے یہاں درجنوں ادبی انجمن کام کر رہی ہے ڈیرہ غازی میں سنیکڑوں شعراء ہیں ان میں کچھ نظم گو شعراء ہیں اور کچھ غزل گو''(2

کسی بھی شہر میں ایک بھی شاعر نعتِ رسول ﷺ سے ناطہ جوڑ لے تو سمجھو فرض کفایہ ادا ہو گیا ہے اور خوش نصیب ہے وہ شہر اور شاعر جو اس پر فتن عہد میں رسول اکرم ﷺ کو گل ہائے عقیدت پیش کرنے میں پیش پیش ہے ڈیرہ غازیخان اس حوالے سے خوش قسمت ہے کہ یہاں کے کئی شاعر نعت گوئی کی مقدس اور پاکیزہ تحریک سے جڑے ہوئے ہیں کہ "ہر کہ در کانِ نمک رفتِ نمک شدا!" کمتر تونسوی کے بعد آج ان شعراء کرام کی تعداد معدودے چند سے کہیں آگے نکل گئی ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔نئے اور پرانے شعراء نعت کے شعری منظر میں جھلملا رہے ہیں۔

ڈیرہ غازی خان میں اردو کے نمایاں شعراء کرام میں سید شفقت کاظمی اور حافظ رفیق خاور جسکانی کا نام آتا ہے۔یقنناً انھوں نعتیں لکھیں ہوں

گی مگر راقم الحروف کو ان کے نعتیہ کلام کا نمونہ نہیں مل سکا اس حوالے سے سید شفقت کاظمی کے اہل خانہ سے بھی ملاقات ہوئی ان کے بقول شفقت صاحب نے حمد، نعت، سلام بھی لکھے تھے مگر ان کے پاس وہ محفوظ نہیں ہیں اس طرح کی بات حافظ رفیق خاور کے اہل خانہ نے بھی کی ہے ان کے مطابق ان کا سارا کلام ان کے دوست لے گئے تھے ان کے پاس بھی کوئی مواد اور ان کا مسودہ نہیں ہے۔

ان کے علاوہ وحید تابشؔ نے اردو غزل کا نمایاں نام ہے ڈیرہ غازی خان میں مگر انھوں نے نظم کے ساتھ صنف نعت میں بھی طبع آزمائی کی ہے اور ان کا نعتیہ کلام مختلف رسالوں میں بطور نمونہ موجود ہے۔ ڈیرہ غازی خان میں نعت گوئی کا باقاعدہ آغاز جاوید احسن کے ہاتھوں ہوتا ہے، اس حوالے سے ان کی دو کتابیں بھی ہیں ایک "شفاعت لوح" اور دوسری "فی احسنِ تقویم" ہے اور ان کی یہ دوسری کتاب نعت نگاری کی تنقید کے حوالے سے اس کے تناظر میں ان کے نعتیہ مجموعہ "شفاعت لوح" پر تنقید کی جاسکتی ہے ان کے علاوہ جن شعراء کرام نے صنف نعت میں طبع آزمائی کی ہے اور ان کا کلام کتابی صورت میں موجود ہے ان میں منظر کلیمی (ماہر القادری کے شاگرد تھے)، پروفیسر سہیل اختر، نذیر راہی، اعجاز ڈیروی، محسن نقوی، اقبال شاہد، بربط تونسوی، غنی عاصم، ظہور احمد فاتح، ندیم ایزد کھوسہ وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں جبکہ ڈیرہ غازی خان کی خواتین نعت گو شاعرات میں سیدہ افضل، سائرہ جاوید بھٹی، نجمہ شاہین کھوسہ، زرغونہ خالد زرغونے، ایمان قیصرانی کے نام قابل ذکر ہیں۔

ڈیرہ غازیخان کے نعت گو شعراء

وحید تابشؔ:

وحید تابشؔ کا نام ادبیات ڈیرہ غازی خان کے نہ صرف بزرگ شعراء میں شامل ہے بلکہ اس دور افتادہ و پسماندہ علاقے میں شاعری کا چراغ روشن کرنے والی چند بنیادی ادبی شخصیات میں شامل ہیں اور انھیں کی کاوشوں سے ڈیرہ غازی خان میں ادبی روایت پروان چڑھی۔ وحید تابشؔ غزل گو شاعر تھے مگر غزل کے ساتھ ساتھ انھوں نے صنف نعت میں بھی طبع آزمائی کی ہے ان کا نعتیہ کلام بھی موجود ہے ان کی باقاعدہ کوئی کتاب تو شائع نہیں ہو سکی مگر ان کا کلام مختلف رسالوں میں شائع ہو چکا ہے اور علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی کے ایم فل سکالر شہاز اکمل نے ان کے کلام کی تدوین کی ہے ان کے نعتیہ کلام کا نمونہ پیش خدمت ہے:

وِردِ ہونٹوں پہ محمد مصطفےٰ کا چاہیے
کچھ تو بخشش کے لئے، سامان عقبےٰ چاہیے
اے حدیث دِلبراں، حاجت روائے انس و جاں
ہم گنہگاروں پہ بھی، رحمت کا سایہ چاہئے
ذکر ہو لب پر تیراً، دل میں تصور ہو تیراً
سجدہ جاں کو تیراً نقش کف پا چاہئے

اشک ہی دامن میں کچھ، لیتے چلوان کی حضورؐ
پیش خدمت کوئی نذرانہ تو کرنا چاہئے
حسرت دیدار میں، دھندلا گئی جس کی نظر
اس کی آنکھوں کے لئے، خاکِ مدینہ چاہئے
یوں تو ہے سارا زمانہ مہرباں تابش، مگر
مالکِ کونینؐ راضی ہو، تو پھر کیا چاہے (3)

وحید تابشؔ کا یہ نعتیہ کلام مسعود کاظمی کی کتاب "دبستان ملتان" محبوب عالم کی کتاب "تاریخ نعت کے تناظر میں ڈیرہ غازی خان میں نعت نگاری اور تنقید نعت کی روایت" شہباز اکمل کے تحقیقی مقالے "تدوین کلام وحید تابشؔ معہ مقدمہ وحواشی" اور دیگر رسالوں میں بھی موجود ہے۔

منظرؔ کلیمی:

منظرؔ کلیمی ڈیرہ غازی کے نواحی قصبے کوٹلہ دیوان کے رہائشی تھے جو آج کل تحصیل جام پور، ضلع راجن پور کا حصہ ہے اور ڈویژن ڈیرہ غازی خان ہے۔ منظرؔ کلیمی اردو کے معروف شاعر ماہر القادری کے شاگرد تھے انھوں نے غزلیں، نعتیں، اور نعتیہ قطعات بھی لکھے ہیں ان کی کتاب "عرض شوق" میں ذکر حبیب کے نام سے پورا حصہ شامل ہے اس میں ان کے نعتیہ کلام غزل، نظم، اور قطعہ کی ہیت میں موجود ہے۔

ان کے نعتیہ کلام کا نمونہ خاطر نشین ہوں:

ہمارے حالِ پریشان پہ بھی کرم سَاقی
پڑے ہیں کب سے ترے میکدے میں ہم سَاقی
اُسی شراب کہن کا ہوا ایک جام عطا
ہیں مست جس سے ابھی تک عرب عجم ساقی
لگا لگا کے مرے ہونٹوں سے جام آب حیات
پلا پلا کہ ہے اَب تو لبوں پہ دَم سَاقی
مجھے یہ تاب کہاں تیرے لطف کی شہ پر
اٹھے ہیں تیری طرف خود بخود قدم سَاقی
میں خالی ہاتھ تیرے میکدے میں کیوں آتا
یہ دیکھ لایا ہوں دل چاکِ چشم نم سَاقی
رواں دواں میں رہا تیرے میکدے کی طرف

مجھے بلاتے رہے دَہر اور حرم سَاقی
تیرے پیالہء رنگیں کی چند موجیں ہیں
یہ آسمان وزیر میں لوح اور قلم سَاقی
نگاہِ لُطف و توجہ ہوا اپنے منظرؔ پر
اٹھا رہا ہے زمانے کے کیا ستم سَاقی (4)
منظرؔ کے نعتیہ قطعات میں سے ایک قِطعہ
تازگی رنگِ گلستاں کو ملی
اَور افردگی خزاں کو ملی
تیرے آنے سے اَے حیاتِ جہاں
اک نئی زندگی جہاں کو ملی (5)

یہ نعتیہ کلام جو بطور نمونہ پیش کیا ہے وہ منظرؔ صاحب کی کتاب عرض شوق سے لیا گیا ہے ان کے علاوہ ابھی ان کا نعتیہ کلام موجود ہے جس کو ہم غیر مطبوعہ کہہ سکتے ہیں۔

ربط تونسوی سکھانی

ربط تونسوی ڈیرہ غازیخان میں اُردو شعر وادب کا معتبر حوالہ ہیں انھوں نے بھی ابتداء غزل گوئی سے کی اور ان کی غزلیہ شاعری کے مجموعے "کرب مسلسل" اور "اس بات کو برسوں بیت گئے" بھی شائع ہو چکے ہیں ربط تونسوی نے غزل گوئی کے ساتھ ساتھ صنف نعت میں بھی طبع آزمائی کی اور ان کے نعتیہ کلام کا شعری مجموعہ "آ و توصیف مصطفٰی لکھیں" اپنی نورانی کرنیں بکھیر رہا ہے ان کا یہ نعتیہ مجموعہ خوب صورت اور منقش کاغذ پر ہے اس کو دیکھ کر انسان کی تھکن دور ہو جاتی ہے۔ تحصیل تونسہ شریف میں ربط کو یہ ملکہ حاصل ہے انھوں نے جو تخلیق کیا اس کی کوئی مثال نہیں ہے۔

ان کی نعتوں میں سیرۃ النبی ﷺ کا عمیق مطالعہ اور قرآنی آیات اور "میری آرزو محمد ﷺ اور آرزو مدینہ کی صدائیں موجود ہیں۔ان کے ہاں نعت وسیلہ بخش نہیں بلکہ خدا تک پہنچنے کا ذریعہ ہے ان کے نعتیہ کلام کا نمونہ ملاحظہ کریں:

؎ رکھتی ہے مظرب مجھے طیبہ کی آرزو
اب تو گرادے ہجر کی دیوار زندگی
؎ نبیؐ کو ہی بنالو تم وسیلہ
پہنچنا چاہتے ہو گر خدا تک

ہے نعت پاک بخش کا وسیلہ
عمل جاری رہے روز جزا تک

غزل کی ہیت میں بھی انھوں نعتیہ کلام لکھا ہے ملاحظہ کریں۔

جلوہ نما ہے صورت و سیرت رسولؐ کی
پیکر میں ڈھل گئی قدو قامت اصول کی
نازل کلام رب ہوا قلب رسولؐ پر
انسانیت کو فکر لاحق تھی نزول کی
ہر تاجدار کرتا رہا جس کی آرزو
کیا بات ہے حضورؐ کے قدموں کی دھول کی
پھیلی ہے کائنات میں باد بہشت سے
خوشبو ریاضِ احمدِ مرسلؐ کے پھولوں کی
پھیلا دے عاجزی سے تو اپنی دعا کے ہاتھ
رہتی ہے انتظار میں سات قبول کی
ہر اک عمل میں ہے تابع فرمان مصطفٰے
خواہش نہیں ہے دِل میں بتانِ فضول کی
ہو گا مرے نصیب میں دیدارِ مصطفٰے
ہو گی نہ رائیگاں مری خواہش حصول کی
بدلا درودِ پاک بربطِ مزاجِ زیست
نعت نبیؐ کے صدقہ میں جنت وصول کی(6

جاوید احسن:

جاوید احسن ڈیرہ غازیخان میں اُردو شعر و ادب کا ایک معتبر حوالہ ہیں انھوں نے ابتداء غزل سے کی اور ان کا غزلیہ شعری مجموعہ "جمال صحرا" 1961 میں شائع ہوا مگر اس کے بعد انھوں نے صنف نعت میں بھی طبع آزمائی کی ہے اور ان کے نعتیہ کلام کا شعری مجموعہ "شفاعت لوح" شائع ہو چکا ہے ان کی نعت نگاری کی تاریخ اور تنقید کے حوالے سے کتاب "فی احسنِ تقویم" منظر عام پر آچکی ہے۔ جاوید احسن کا نعتیہ مجموعہ "شفاعت لوح" دو حصوں پر مشتمل ہے پہلا حصہ حمد یہ کلام پر مشتمل ہے جب کہ دوسرا حصہ نعتیہ کلام پر مشتمل ہے اس حصے میں ان کی پہلی

نعت "عید میلاد النبیؐ" کے عنوان پر ہے ان کی اس نعت سے ظاہر ہوتا ہے کہ انھوں نے سیرۃ النبیؐ عمیق مطالعہ کیا ہوا ہے اور اس مجموعہ میں ایک غیر منقوط نعت بھی "مدحِ محمد" کے عنوان پر ہے اور یہ اس مجموعے میں یہ واحد غیر منقوط نعت ہے۔ غیر منقوط نعتیہ اشعار کا نمونہ خاطر نشین ہوں:

محمدؐ احمد و محمود و حامد
اسی کا اسم وردِ ہر لساں ہے
محمدؐ سرحدِ سدرہ سے آگے
محمد ہی وراء وماورا ہے

شفاعت لوح میں ان کا جتنا نعتیہ کلام موجود ہے وہ غزل کی ہیت میں لکھی گئی ہیں اس مجموعے میں سے ان کے نعتیہ کلام کا نمونہ پیش خدمت ہے:

سنہری دُھوپ ہے، کہسار پر بادل سے چھائے ہیں
یہ کس خوش بخت نے دشت میں ڈیرے لگائے ہیں
دیارِ شوق میں پہنچوں غبارِ کارواں بن کر
مجھے جنت سے بھی خوشتر، تری زُلفوں کے سائے ہیں
جسے دیکھو، وہی ابرِ کرم کی سمت نگراں ہے
سبھی نے دیدہ و دل میں کئی ارماں بسائے ہیں
جہاں چمک اٹھتی ہیں دلِ سرشار ہوتا
ہم اپنی زندگی کو آج اُس منزل پہ لائے ہیں
چمن کس کی آمد پر بہارِ جاں فزا آئی
گُلوں نے چھاؤنی چھائی ہے، غنچے مسکرائے ہیں
جسے خلاق عالم نے بنایا اس کی مرضی سے
اُسی محبوبؐ کے جلوے مرے دل میں سمائے ہیں
یہ کس نے ہم گنہگاروں پہ لطف خاص فرمایا
ہماری خوش نصیبی کے ستارے جگمگائے ہیں
مقامِ مصطفیٰؐ ہے فہم انساں ہے ورا احسنؔ

جہاں تک دیکھ سکتے تھے، وہاں تک دیکھ پائے ہیں(7)

سہیل اختر:

سہیل اختر اُردو شعروادب کا ایک معتبر حوالہ ہیں وہ کئی سال پہلے ڈیرہ غازیخان سے بہاولپور نقل مکانی کر کے مقیم ہو گئے تھے مگر ان کی شاعری کی ابتداءڈیرہ غازیخان میں ندیم جعفری کی شاگردی میں ہوئی اور ان کا پہلا مجموعہ کلام "لہو کے دیپ" بھی 1961 میں ڈیرہ غازیخان سے شائع ہوا تھا۔ سہیل اختر نہ صرف شاعر ہیں بلکہ ایک ممتاز نثر نگار بھی ہیں انھوں نے اپنی شاعری کا آغاز تو غزل سے کیا مگر پھر بعد میں انھوں نے شاعری کی مقدس صنف سخن نعت میں بھی طبع آزمائی کی وہ نعت کا مضبوط توانااور قابل تقلید حوالہ ہیں۔ان کے شعری مجموعہ قوس عقیدت میں ان کا نعتیہ کلام موجود ہے۔اس مجموعے میں حمد، نعت، سلام اور وطن سے عقیدتوں پر مشتمل ان کا کلام ہے۔ سہیل اختر کی دیگر تصانیف میں آئینہ بکف، کربِ تنہائی، آنسوں بنے ستارے اور آواز کے سائے وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ سہیل اختر نعت کے میدان میں سب سے ممتاز و معتبر ہیں معاصر نعت کے تقاضے اور نعت کے لوازمات ان کی ہر نعت میں موجود ہیں ان کے نعتیہ کلام کا نمونہ راقم طراز ہوں:

جب بھی مرے ہونٹوں پر احمد کی ثنا آئی ہے
احساس کے صحرا پر جذبوں کی گھٹائی چھائی ہے
آنکھوں میں ترے جلوے سانسوں میں تری خوشبو
تو حسنِ مجسم ہے تو ہے گلِ رعنائی
لولاک کی محفل میں تجھے شمع رسالت کے
عرشی بھی ہیں پروانے فرشی بھی ہیں شیدائی
اے رحمت دوعالم گر تیری عنایت ہو
بجنے لگے سینے میں امید کی شہنائی
کب شاخچے پلکوں کے مہکیں گے چمن بن کر
کانٹوں کی طرح دل کو ڈستی ہے یہ تنہائی
تیرا ہی بلاوا ہو تب بات بنے ورنہ
طے کیسے کریں پاؤں یہ دشت پہنائی
ہاں تیرے نقوشِ پا مہتاب بھی اختر بھی
ہاں زیر قدم تیرے یہ گنبد مینائی
پامال سا اک ذرہ طالب شہِ بطحا کا

سودائی کو کیا کہیے اختر تو ہے سودائی(8)

محسن نقوی:

محسن نقوی نے جہاں اردو غزل اور مرثیہ نگاری میں اپنا ایک مقام بنایا وہاں انھوں حضور اکرم ﷺ کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے نعتیں لکھیں اور محسن نے ڈیرہ غازی میں اردو نعت کو اعلیٰ وارفع مقام تک پہنچا اور محسن نقوی نے جس انداز میں حضور اکرم کی ذات مقدس سے عقیدت کا اظہار کیا ہے وہ بے نظیر ہے سید محسن نقوی کے نعتیہ کلام کا نمونہ پیش خدمت ہے:

الہام کی رم جھم ہے کہ بخشش کی گھٹا ہے
یہ دل کا نگر ہے کہ مدینے کی فضا ہے
سانسوں میں مہکتی ہیں مناجات کی کلیاں
کلیوں کے کٹوروں پہ تیرا نام لکھا ہے
آیات کی جھرمٹ میں تیرے نام کی مسند
لفظوں کی انگوٹھی میں نگینہ سا جڑا ہے
خورشید تیری رہ میں بھٹکتا ہوا جگنو
مہتاب تیرا ریزۂ نقشِ کف پا ہے
واللیل تیرے سایۂ گیسو کا تراشا
والعصر تری نیم نگاہی کی ادا ہے
رگ رگ نے سمیٹی ہے تیرے نام کی فریاد
جب جب بھی پریشاں مجھے دنیا نے کیا ہے
خالق نے قسم کھائی ہے اُس شہرِ اماں کی
جس شہر کی گلیوں نے تجھے ورد کیا ہے
اِک بار تیرا نقشِ قدم چوم لیا تھا
اب تک یہ فلک شکر کے سجدے میں جھکا ہے
سورج کو اُبھرنے نہیں دیتا تیرا حبشی
بے زر کو ابوزر تیری بخشش نے کیا ہے
ثقلین کی قسمت تیری دہلیز کا صدقہ

عالم کا مقدر تیرے ہاتھوں پہ لکھا ہے
اُترے گا کہاں تک کوئی آیات کی تہہ میں
قرآں تری خاطر ابھی مصروفِ ثنا ہے
اب اور بیاں کیا ہو کسی سے تیری مدحت
یہ کم تو نہیں ہے کہ تو محبوبِ خدا ہے
اے گنبدِ خضرا کے مکیں میری مدد کر
یا پھر یہ بتا کون مرا تیرے سوا ہے
بخشش تیری آنکھوں کی طرف دیکھ رہی ہے
محسن تیرے دربار میں چپ چاپ کھڑا ہے(9)

نواز جاوید

معروف شاعر اور نثر نگار نواز جاوید ڈیرہ غازی خان کے اردو سرائیکی ادبی حلقوں میں ایک متحرک شخصیت ہیں۔انھوں ابتدا تو غزل سے کی اپنی شاعری کی مگر بعد میں انھوں نے صنف نعت میں طبع آزمائی کی اور اس حوالے سے ان کا اُردو نعتیہ شعری مجموعہ "بہار عقیدت "اور دوسرا نعتیہ شعری مجموعہ "رحمت اللعالمینؐ"جو سرائیکی زبان میں شائع ہو چکا ہے۔نواز جاوید کا نعتیہ کلام کو نمونہ پیش خدمت ہے:

نہ ڈھونڈو جہاں میں مثالِ محمدؐ
جمالِ خُدا ہے جمالِ محمدؐ
پڑھا پتھروں نے محمدؐ کا کلمہ
زمانے نے مانا کمالِ محمدؐ
ہدایت کا سرچشمہ ہے ذات اُن کی
مقالِ خُدا ہے مقالِ محمدؐ
پراگندہ ہوتا نہیں وہ غموں سے
ہے جس دل میں فکر و خیالِ محمدؐ
نہیں کوئی جاویدؔ ثانی نبیؐ کا
نہیں کوئی جگ میں مِثالِ محمدؐ(10)

الحاج فیض محمد سکھانی

الحاج فیض محمد سکھانی ولد غلام محمد خان سکھانی کا شمار سکھانی قبیلے چند اہم دانشوروں میں ہوتا ہے۔ آپ 15 اگست 1942ء کو ڈیرہ غازی خان شہر سے 20 کلو میٹر شمال میں واقع موضع کوٹ داود دربار خواجہ کرم علی (کرمل) کے قریب واقع آبائی علاقے میں نامور سکھانی فیملی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم شاہ صدر دین سے حاصل کرنے کے بعد ڈیرہ غازیخان کی مشہور درس گاہ ہائی سکول نمبر ایک سے 1955ء میٹرک کا امتحان فرسٹ ڈویژن کے ساتھ پاس کیا اور پھر جے وی کا امتحان پاس کر کے مدرس تعینات ہوئے۔ آپ ایک استاد ہونے کے ساتھ شاعر اور ادیب بھی تھے۔ بلوچی، سرائیکی، اردو کے علاوہ فارسی زبان پر کمال عبور رکھتے تھے۔ محکمہ تعلیم میں تدریس کے علاوہ، ایجوکیشن افسر فرائض سرانجام دئے۔ 1995ء میں قبل از وقت محکمہ تعلیم سے ریٹائرمنٹ لے لی۔ اس کی اہم وجہ ان کا عشق حقیقی سے مرصع ہونا تھا جس سے جڑے ہونے کی وجہ سے مسلسل پچیس سال حرمین شریفین کی حاضری کی سعادت حاصل کرتے رہے۔ آپ اردو اور سرائیکی کے قادر کلام شاعر تھے۔ فیض تخلص تھا۔ بے شمار شعراء اردو و سرائیکی کا کلام یاد ہونے کے علاوہ ان کی تدوین بلحاظ حروف تہجی کرنے کیلئے بھی کوشاں تھے۔ آخر مدینہ میں موت اور دفن ہونے کی تمنا لیئے 23 دسمبر 2023 کو مختصر علالت کے بعد خالق حقیقی سے جا ملے۔ اولاد میں دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں بڑا بیٹا طفیل احمد بھی سکول ٹیچر ہے جبکہ چھوٹا بیٹا ڈاکٹر سہیل اختر تاریخ کے مضمون میں پی ایچ ڈی غازیخان کا معروف مورخ اور غازی یونیورسٹی کے شعبہ تاریخ سے وابستہ ہے۔ فیض سکھانی کا نمونہ کلام حسب ذیل ہے۔

حب احمد ازل سے میرے سینے میں ہے
میں یہاں ہوں مگر دل مدینے میں ہے
پھول تو پھول کانٹوں میں بھی حسن ہے
لطف جنت سے بھی بڑھ کر مدینے میں ہے
مدینہ عرش سے بڑھ کر ہے
میرے آقا کا گھر مدینے میں ہے
اللہ کا گھر تو مکے میں ہے
مگر رحمت کا در مدینے میں ہے
فیض مدینے جیسی بات اور کہاں
مرنے جینے کا لطف مدینے میں ہے

اعجاؔز ڈیروی

اردو، سرائیکی غزل، نظم اور ڈوہڑے کے ممتاز شاعر اعجاؔز ڈیروی کے تین شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ان میں "تابِ سخن، زخم آرزو اور کلیپا" شامل ہیں ان کے علاوہ ان کے نعتیہ کلام کا ایک بڑا حصہ نواز جاوید کی کتاب "بہارِ عقیدت میں شامل ہے اردو نعت کا اندر ان کا اپنا اسلوب ہے وہ تمام عمر درس وتدریس سے وابستہ رہے۔ان کے نعتیہ کلام کا نمونہ ملاحظہ کریں:

ترے اسوہ سے جو ہم کو ملا ہے یارسول اللہ
فلاح وعافیت کا راستہ ہے یارسول اللہ
خدا نے خود کہا ہے رحمت اللعالمین تجھ کو
منصب صرف تجھ کو ہی ملا ہے یارسول اللہ
سر محشر تو ہی تو اک شفیع مذنبین ہو گا
گنہگاروں کو تیرا آسرا ہے یارسول اللہ
مدینتہ النبی کامل ملا اعزاز یثرب کو
یہ عزت تیرے قدموں کی عطا ہے یارسول اللہ
تری محفل میں گزریں رات کو اعجاؔز کی نیندیں
یہی بیمار سوچوں کی دوا ہے یارسول اللہ (11)

وحید بخش غیاث

وحید بخش غیاؔث ڈیرہ غازی خان کے ایک بزرگ شاعر ہیں وحید بخش غیاث کا اب تک کوئی شعری مجموعہ تو شائع نہیں ہو سکا مگر ان کا نعتیہ کلام مختلف رسالوں اور کتابوں میں نمونے کے طور پر شامل ہے ان کے نعتیہ کلام میں حب رسول، آرزوِ مدینہ، اور درِ رسول کی صدا نظر آتی ہے ۔ان کے نعتیہ کلام کا نمونہ دیکھیں:

پاک وشیریں ہے برحق محمد کا نام
ساری دُنیا میں ہے جن کا اونچا مقام
ان کو معراج کا معجزہ بھی ملا
قبلہ اول میں وہ انبیاء کے امام
ان کو ختم الرسل کا لقب مل گیا
ہم پر لازم ہے ان پر درود وسلام

دے گئے وہ ہمیں ایک اُمّ الکتاب
جو ہے حکمت پہ مبنی خدا کا کلام
ان کو محشر میں حق شفاعت بھی ہے
پوری اُمت کہے ان کو خیر الانام
ان کے احباب چاروں خلیفہ ہوئے
صف اول کے جو تھے صحابہ کرام
مرتبہ ان کو خیر البشر کا ملا
بعد خالق ہے ان کا بڑا احترام
یتیم ہو کے بھی اس قدر تھے ذکی
آپ ؐ کے نام کا ورد ہے صبح و شام
ہو غیاث ضریں بہر کرم کی نظر
آپ کی خاک پاء آپ کا ہے غلام (12)

زُلیخا افضل خان:

زُلیخا افضل خان ڈیرہ غازی خان کی خواتین شاعرات میں سے پہلی با قاعدہ نعت گو شاعر ہیں ان کے نعتیہ شاعری کے اب تک دو نعتیہ مجموعے شائع ہو چکے ہیں جن میں ایک "سیدیؐ" اور دوسرا "سلطان الانبیاء" ہے ان کے نعتیہ مجموعوں سے نعت پیش کر رہا ہوں:

سرکار کی مدحت کے ہیں عنوان بہت
اُن کی شان میں مرتب ہوئے دیوان بہت
اتنی مدح جہاں میں اور کسی کی نہ ہوئی
گذرے یوں تو یاں سے خوباں بہت
ایک زندگی کافی نہیں ثنائے مصطفٰی کے لئے
عمر کم ہے اور دل کے ارمان بہت
رکنے پائے نہ سلسلہ ثنائے نبیؐ کا
رکھا اللہ نے اس بات کا دھیان بہت
ان کے شاعر کے تخیل کو ہوتے عطا ہیں

پرواز کرنے کو نئے آسمان بہت(13)

ماحصل

ڈیرہ غازی خان میں جب سے اردو بولی اور لکھی جانے لگی ہے تب سے یہاں کے مقامی شعراء کرام نے حضور اکرم ﷺ کی ذات مقدس سے عشق کا اظہار کرنے کے لیے نعت جیسی مقدس صنف سخن میں طبع آزمائی کی ہے اور آپ ﷺ سے عقیدت و محبت کا اظہار کیا ہے ڈیرہ غازی خان میں اردو نعت کی ابتداء کا جو سلسلہ کہتر تونسوی سے شروع ہوا ہے۔ان کے بعد آج نعت گو شعراء کرام کی تعداد معدود چند سے آگے نکل گئی ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور نعت گوئی کی اس روایت کو مزید ان کے بعد ان والے شعراء نے کیا جن میں سے وحید تابش، منظرؔ کلیمی، اور اس ابتدائی دور میں بربطؔ تونسوی نے "آو توصیف مصطفےٰ" (شعری مجموعہ) لکھا کر نعت گوئی کو صنف جو جلا بخشی۔

جبکہ ڈیرہ غازی خان میں ادب کا جو دوسرا دور ہے اس دور میں میں جاوید احسنؔ با قاعدہ طور نعت گو شاعر کی حیثیت میں سامنے آئے ہیں اس دور دیگر نعت گو شعراء میں پروفیسر سہیل اختر، محسن نقوی، اعجاز ڈیروی نواز جاوید وغیرہ قابل ذکر ہیں۔اس دور کے شعراء نے کافی خلوص وللہیت سے نعت گوئی کی روایت کو استحکام عطاء کرنے کے لئے نئی جدتیں اختیار کیں ہیں۔اس دور کے شعراء کے کلام میں سلاست، فصاحت اور سادگی نمایاں ہے۔انھوں نے قلب مضطر کے جذبات کی عکاسی کرتے ہوئے بارگاہِ رسالت مابؐ میں نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے

دورِ جدید کے نعت گو شعراء کرام میں اسلم وارثی، وحید بخش غیاث، نجمہ شاہین کھوسہ، زرغونے خالد، ایمان قیصرانی، شاہینہ کریم کھوسہ، ندیم ایزد کھوسہ وغیرہ قابل ذکر ہیں جنھوں نے اس روایت کو آگے بڑھایا اور نعت کو نیا رنگ و آہنگ دیا۔

حوالہ جات

1۔بشریٰ بتول: شریں لغاری شخصیت اور فن، تحقیقی مقالہ برائے ایم اُردو، سیشن 20214-20216، ص56

2۔ایضاً

3۔محبوب عالم، ڈاکٹر، تاریخ نعت تناظر میں ڈیرہ غازی خان میں نعت نگاری اور تنقید نعت کی روایت، لاہور: صائم پبلشرز اُردو بازار لاہور، 2013، ص155

4۔منظر کلیمی، عرض شوق، ملتان، مجاہد آرٹ پریس ملتان، 1987، ص29

5۔ایضاً ص23

6۔محبوب عالم، ڈاکٹر، تاریخ نعت تناظر میں ڈیرہ غازی خان میں نعت نگاری اور تنقید نعت کی روایت، لاہور: صائم پبلشرز اُردو بازار لاہور، 2013، ص 210،211

7۔ایضاً ص253،254

8۔سہیل اختر: قوسِ عقیدت، کوئٹہ: امداد نظامی، وجدان پبلیکشنز سنٹرل بلڈنگ مسجد روڈ کوئٹہ، 1984، ص49،50

9۔محسن نقوی، فُراتِ فکر، لاہور: ماورا پبلشرز، شاہراہ قائدِ اعظم لاہور، 2003ص16،17

10۔نواز جاوید، ڈاکٹر، اعجاز ڈیروی، بہارِ عقیدت، ڈیرہ غازی خان، ادارہ ادبی دنیا ڈیرہ غازی خان س ن ۔م، ص38

11۔ایضاً،ص10

12۔ محبوب عالم،ڈاکٹر،تاریخ نعت تناظر میں ڈیرہ غازی خان میں نعت نگاری اور تنقید نعت کی روایت،لاہور: صائم پبلشرز اُردو بازار لاہور،2013،ص 286،ص285

13۔زُلیخا افضل خان، سَیدی، ملتان: عکس پبلشرز ملتان،2016،ص13

References

1. Bashree Batul: Shireen Laghari Personality and Art, Research Paper for M Urdu, Session 20214-20216, p. 56
2. Ibid.
3. Mehboob Alam, Dr., History of Naat in the Context of Naat Writing and Criticism of Naat Tradition in Dera Ghazi Khan, Lahore: Saim Publishers Urdu Bazar Lahore, 2013, p. 155
4. Manzar Kalimi, Ar Showk, Multan, Mujahid Art Press, Multan, 1987, p.29
5. Ibid, 23
6. Mehboob Alam, Dr., History of Naat in the Context of Naat Writing and Criticism of Naat Tradition in Dera Ghazi Khan, Lahore: Saim Publishers, Urdu Bazar, Lahore, 2013, pp. 210, 211
7. Ibid, 253, 254
8. Sohail Akhtar: The Arc of Devotion, Quetta: Aidad Nizami, Wajdan Publications, Central Building, Masjid Road, Quetta, 1984, pp. 49, 50
9. Mohsin Naqvi, Furat-e-Fikr, Lahore: Mawra Publishers, Shahrah Quaid-e-Azam Lahore, 2003 p. 17, 16
10. Nawaz Javed, Dr., Ijaz Darvi, Bahar-i-Aqidat, Dera Ghazi Khan, Aadar Adabi Dunya, Dera Ghazi Khan Year 2018, p.38
11. Ibid, p.10
12. Mehboob Alam, Dr., History of Naat in Context, Naat Writing and Criticism of Naat Tradition in Dera Ghazi Khan, Lahore: Saim Publishers, Urdu Bazar, Lahore, 2013, p. 286, p. 285
13. Zulikha Fazal Khan, Sayadi, Multan: Aks Publishers Multan, 2016, p. 13